ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِنَ الأمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ (الجاثیۃ 18)

جشن آزادی

شریعت کی نظر میں

جشن آزادی اور یوم دفاع کے نام پر منائے جانے والے دنوں کا شرعی حکم واضح کرنے والی ایک منفرد تصنیف

تصنیف:

الشیخ گل محمد حفظہ اللّٰہ

مکتبہ عمر

MAKTABA E UMAR

ttpspokesman.official@gmail.com

www.umarmediattp.com

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (الجاثية:۱۸)

جشنِ آزادی شریعت کی نظر میں

تصنیف:

الشیخ گل محمد حفظہ اللہ

- جشنِ آزادی اور یومِ دفاع کے نام پر منائے جانے والے دنوں کا شرعی حکم واضح کرنے والی ایک منفرد تصنیف

پیشکش مکتبہ عمر

تحریکِ طالبان پاکستان

umar.media.ttp@protonmail.com www.umarmediattp.com

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لانبی بعده، امابعد فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ وقال تعالی وَ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وقال النبی ﷺ ((من تشبه بقوم فهو منهم)) وقال ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ كَمَثَلِ جَسَدٍ وَاحِدٍ))

پاکستان سمیت تقریبا دنیا کے تمام اسلامی ممالک میں سال میں ایک دن آزدی کا جشن پورے جوش وخروش اور عقیدت سے منایا جاتا ہے۔اسی طرح سال میں مختلف دن ناموں سے خوشی اور جشن کے لیے متعین ہیں۔ جشنِ آزادی کے نام پر منائے جانے والے اس دن میں ہونے والی بے دینی، فحاشی و عریانی، شراب خوری و زناء کاری سے صرفِ نظر، زیرِ نظر تحریر سے ہمارا مقصد اس دن کی شرعی حیثیت واضح کرنا ہے۔مسئلے کی وضاحت سے قبل چند باتیں تمہید کے طور پر بیان کرنا ضروری ہیں۔

"عید" کسے کہتے ہیں:

لغتِ عرب میں عید بار بار لوٹنے والی چیز کو کہتے ہیں۔ پھر یہ زمانے کے اعتبار سے بھی ہو سکتی ہے اور جگہ کے اعتبار سے بھی۔ ہفتہ وار بھی ہو سکتی، ماہانہ اور سالانہ بھی۔

اگر عید کا لفظ کسی جگہ کے لیے بولا جائے تو اس سے اس جگہ ہونے والا اجتماع یا اس جگہ کو کسی عبادت کے لیے خاص کرنا مراد ہوتا ہے، جیسا کہ مسجدِ حرام، منیٰ، مزدلفہ اور عرفہ۔اللہ تعالی نے مسلمانوں کے لیے ان جگہوں کو عید (بار بار لوٹنے والی جگہیں) بنایا اور ان میں کی جانے والی عبادت کے دنوں کو عید کا دن بنایا۔

یاد رہے عید کا اطلاق اسلامی اور غیر اسلامی ہر قسم کے جشن، عرس، میلے اور تہوار پر ہوتا ہے۔

غیر مسلموں کے متعدد خوشی کے دن ہوتے ہیں:

ہر قوم کا کوئی نہ کوئی خوشی کا دن ہوتا ہے، جس میں وہ خوشی، جشن، تہوار اور عید مناتے ہیں، اور یہ ان کا شعار ہوتا ہے۔ جیسے عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ، مجوس، شیعہ اور دوسرے کفار کے خوشی کے دن کبھی کسی نئے کام کی وجہ سے ہوتے ہیں، جیسے نئے سال کی آمد، فصل بونے کا موسم یا خوشگوار موسم کا آنا، یا کسی دن کسی حکومت کا قائم ہونا، یا کسی

شخص کا حاکم بننا وغیرہ۔ کبھی ان کے خوشی کے دن کسی دینی کام کی مناسبت سے ہوتے ہیں، جیسا کہ یہود و نصاریٰ کی عیدیں۔

نصاریٰ کی عیدیں مختلف ناموں سے ہوتی ہیں، جیسا کہ کرسمس، عید الشکر، عید العطا، عید الفصح، عید السباسب، عید الباغوت وغیرہ۔ لغت کی کتابوں میں اس کے علاوہ اور بھی نام مذکور ہیں۔ تمام قوموں میں نصاریٰ کی عیدیں زیادہ معلوم ہوتی ہیں۔

باطنیوں (شیعوں کی ایک قسم) کی عید عید الغدیر کے نام سے اٹھارہ ذی الحجہ کو ہوتی ہے۔ وہ اس دن کے بارے میں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس دن نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے خلافت کی بیعت کی تھی۔

مجوس "مہرجان" اور "نوروز یا نیروز" مناتے ہیں۔ نوروز کا معنی نئے دن کے ہیں۔ یہ دن شمسی ایرانی سال کے پہلے دن منایا جاتا ہے جو کہ 21 مارچ کو پڑتا ہے۔ یہ اہلِ فارس کے لیے ایک بہت بڑا قومی عید کا دن ہوتا ہے۔

مسلمانوں کے لیے خوشی اور عید کے دو دن ہیں:

شریعت اسلامی میں مسلمانوں کے لیے خوشی کے دو دن ہیں، جو کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے نام سے موسوم ہیں۔ خوشی کے یہ دو دن دو عبادتوں کے اختتام پر ان کے انعام کے طور پر دیے گئے ہیں۔

عید الفطر روزوں کے اختتام پر منائی جاتی ہے، اور عید الاضحیٰ حج کے آخر میں ابراہیم علیہ السلام کی یادگار کے طور پر منائی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اس میں دیگر اقوام کی طرح ناچ گانا، اسراف، بے پردگی و فحاشی عریانی اور بے دینی نہیں ہوتی۔

اسلام میں دو عیدوں کے علاوہ دیگر عیدیں، جشنِ آزادی، یومِ دفاع، عرس اور میلے وغیرہ حرام ہیں:

اسلام میں عید کے دو دنوں کے علاوہ کسی بھی نام سے عید اور خوشی کا دن اور جشن منانا جائز نہیں۔ چاہے وہ چودہ اگست پر جشنِ آزادی، یومِ دفاع، یومِ تکبیر کے نام سے ہو، نوروز کے نام سے ہو، عید میلاد النبی یا کسی بھی اور نام سے ہو، جائز نہیں۔

ان جشنوں میں کفار سے مشابہت اور ان سے موالات کا اظہار ہے، اس لیے ان میں شرکت حرام ہے، اللہ عزوجل مؤمنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ (الفرقان:72)

"مؤنین وہ لوگ ہیں جو مشرکوں کی عیدوں میں شرکت نہیں کرتے۔"

فائدہ: "زور" کی تفسیر میں ابن عباس، مجاھد، ضحاک، ربیع بن انس رضی اللہ عنھم کا قول یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکوں کی عید ہے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کفار و مشرکین اور بدعتیوں کی عیدیں، عرس اور میلے وغیرہ ہیں۔(انظر معارف ص:507 ج:6، ابن کثیر ص:329 ج:3، اقتضاء صراط مستقیم ص:181، احسن الکلام ص:308 ج:3 بحواله فتح الرحمن لمولانا عبدالجبار ص:597)

اور اللہ تعالی فرماتے ہیں:

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (الجاثية:18)

"پھر بنایا ہے ہم نے آپ کے لیے واضح راستہ دین کا، تو اس کی تابعداری کریں اور خواہشات اور ان لوگوں کی تابعداری نہ کریں جو نہیں جانتے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ليس منا من عمل بسنة غيرنا))

(اخرجه الطبراني وغيره وحسنه الالباني بحوالة كتب الشيخ محمد منجد ص69)

"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو دوسرے دینوں کے طریقوں پر عمل کرتا ہو۔"

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ان لکل قوم عیدا و ھذا عیدنا)) (رواہ مسلم)

"یقیناً ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔"

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((فصل. ومن المنكرات في هذا الباب: سائر الأعياد والمواسم المبتدعة، فإنها من المنكرات المكروهات سواء بلغت الكراهة التحريم، أو لم تبلغه؛ وذلك أن أعياد أهل الكتاب والأعاجم نهي عنها؛ لسببين:

أحدهما: أن فيها مشابهة الكفار.

والثاني: أنها من البدع. فما أحدث من المواسم والأعياد هو منكر، وإن لم يكن فيها مشابهة لأهل الكتاب

"اس باب کی منکرات میں تمام نئی ایجاد کردہ عیدیں بھی آتی ہیں۔ یہ مکروہات میں سے ہے، چاہے تحریمی ہو یا نہ۔ اہلِ کتاب اور کفار کی عیدوں سے جو منع کیا گیا ہے، اس کے دو سبب ہیں:

1۔ ایک اس وجہ سے کہ اس میں کفار سے مشابہت ہے۔

2۔ دوسرا یہ کہ یہ بدعت ہے۔ جو بھی نئی عیدیں اور جشن کے مواقع ہیں وہ منکر ہوتے ہیں، اگرچہ ان میں اہلِ کتاب کی مشابہت نہ بھی ہو۔"

حافظ ابن رجب حنبلی فرماتے ہیں:

وأصل هذا أنه لا يشرع أن يتخذ المسلمون عيدا، إلا ما جاءت الشريعة باتخاذه عيدا، وهو يوم الفطر، ويوم الأضحى وأيام التشريق، وهي أعياد العام، ويوم الجمعة، وهو عيد الأسبوع. وما عدا ذلك فاتخاذه عيدا وموسما بدعة لا أصل له في الشريعة.

"اصل یہ ہے کہ جائز نہیں ہے کہ مسلمان کوئی عید مقرر کریں، مگر وہی جس کو شریعت نے عید بنایا ہے، اور وہ ہے عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور ایام التشریق، یہ سالانہ عیدیں ہیں۔ جمعے کا دن ہفتہ وار عید کا دن ہے۔ اس کے علاوہ کسی دن میں عید منانا بدعت ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔"

شیخ محمد صالح اپنی کتاب المنجد میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمانوں کے لیے صرف یہ دو عیدیں ہیں اور ان کے لیے اس کے علاوہ عیدیں نہیں ہیں، اور مسلمانوں کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ کفار اور مشرکین کے ساتھ ان کی عیدوں میں ان کی مشابہت اختیار کریں۔ کیوں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینے والوں کے دو دن ایسے تھے کہ جس میں وہ خوشی مناتے تھے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا:

((ماھذان الیومان؟)) (یہ دو دن کیسے ہیں؟)

انہوں نے کہا:

((کنا نلعب فیھما فی الجاھلیة))

"ہم دورِ جاہلیت میں ان دو دنوں میں کھیل کود کرتے تھے۔ (یعنی اسلام سے قبل جاہلیت کے زمانے میں۔)"

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا:

((ان الله قد ابدلکم بهما خیرا منهما یوم الاضحي و یوم الفطر))

(سنن ابي داؤد و احمد والنسائي و الحاکم)

"اللہ تعالی نے تمھیں اس کے بدل میں اس سے بہتر دو دن دیے ہیں، جو کہ میٹھی عید اور بڑی عید ہے۔"

فائدہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اللہ تعالی نے بدل میں بہتر دن دیے ہیں۔ کسی چیز کا بدل دینا یہ "مبدل منہ" کو چھوڑ دینے کا تقاضا کرتا ہے۔ کیوں کہ بدل اور مبدل منہ ایک ساتھ نہیں جمع ہو سکتے۔ اس وجہ سے مسلمانوں کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں اور کفار کی عیدوں کو جمع کریں یعنی دونوں کو منائیں۔

صاحبِ "مرعاۃ" نے "مرقاۃ" سے نقل کیا ہے کہ "باء" متروک پر داخل ہوتا ہے۔ اس لیے "بھما" کا مقصد یہ ہے کہ دونوں کو چھوڑ دیا جائے۔ اس حدیث کی پوری وضاحت "مرعاۃ" نے نقل کی ہے۔

جو مسلمان اسلام کے ساتھ ساتھ کفار کا طریقہ بھی اختیار کرتے ہیں ان کی مثال ایک بد کردار عورت کی سی ہے کہ جو اپنے خاوند سے بھی تعلق رکھتی ہے اور دوسروں سے بھی۔

حافظ ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تكلم أصحاب أبي حنيفة في تكفير من تشبه بالكفار في لباسهم وأعيادهم

وقال بعض أصحاب مالك: من ذبح بطيخة في أعيادهم فكأنما ذبح خنزيرا. (اقتضاء الصراط المستقيم ص:396 ج:2)

اصحابِ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اس شخص کی تکفیر میں کلام ہے جو لباس اور عیدوں میں کفار کی مشابہت اختیار کرے۔

بعض موالک کا قول ہے کہ جس شخص نے کفار کی عید پر ایک تربوز بھی کاٹا تو گویا اس نے ایک خنزیر ذبح کیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم پیدائش نہیں منایا:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم پیدائش پر جشن یا عید یا خوشی کا دن نہیں منایا۔اسی طرح بدر، یرموک اور قادسیہ کی فتوحات کے دنوں میں بھی 23 مارچ اور 6 ستمبر کی طرح خوشی اور جشن کے دن نہیں منائے گئے۔ابو بکر و عمر اور عثمان و علی رضی اللہ عنہم نے اپنے دورِ خلافت میں کوئی دن ایسا عید کا نہیں منایا۔ و لو کان خیرا لسبقونا الیہ (اگر یہ کوئی خیر کا کام ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہم سے پہلے یہ کام کر لیتے)

اسی طرح اسلام میں غم اور ماتم کا دن منانا بھی جائز نہیں۔بڑے بڑے کبار صحابہ شہید ہوئے مگر کسی نے ان کی شہادت کے دن پر سوگ اور ماتم نہیں کیا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((ليس منا من تشبهه بغيرنا)) (الترمذي)

"وہ ہم میں سے نہیں جس نے غیروں (یعنی کفار) کے دین کی مشابہت اختیار کی۔"

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ منبر پر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

عیدنا اھل الاسلام عیدان

(رواہ احمد فی مسندہ و البخاري في الكني والحاکم فی مستدرکہ و قال الحاکم صحیح الاسناد و فی روایۃ اخریٰ لمالك فی المؤطأ والشافعی فی مسندہ)

"ہماری مسلمانوں کی دو عیدیں ہیں۔"

ضروری وضاحت:

احادیث میں عیدالفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ ایک اور ہفتہ وار عید یعنی جمعہ بھی ہے۔اسی طرح احادیث میں عرفہ اور ایام التشریق کو بھی عید کہا گیا ہے۔البتہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی شہرت زیادہ ہے۔

بہر حال اسلام نے ان تمام عیدوں، جشنوں، اور خوشی کے دنوں پر پابندی لگا دی۔اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد یہ دن نہیں منائے گئے۔ بلکہ ان دنوں کے بدل میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ مقرر ہو گئیں۔

چناں چہ 14 اگست کے دن یومِ آزادی یا اسی طرح ہر سال یومِ دفاع وغیرہ منانا شریعتِ اسلامی کی رو سے ناجائز اور مسلمانوں کا اس میں شرکت کرنا حرام اور گناہ کا باعث ہے۔

ایک مغالطہ اور اس کا جواب:

پاکستان میں بعضے علماء کا کہنا ہے کہ 14 اگست کے دن جشنِ آزادی منانا جائز ہے اور یہ بدعت کے زمرے میں نہیں آتا۔ اس کا منانا اس وقت بدعت ہوگا کہ جب اس کو دین سمجھ کر منایا جائے۔ جب کہ 14 اگست کے دن جشنِ آزادی دینی عمل سمجھ کر نہیں منایا جاتا بلکہ اس کا تعلق انتظامی امور سے ہے اور یہ ایک ملکی اور قومی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ لہٰذا اس میں کوئی قباحت نہیں۔

جواب:

پاکستان میں بعض علماء کے نزدیک 14 اگست کے دن جشنِ آزادی منانا اور اس میں حصہ لینا باعث ثواب ہے۔ جبکہ کسی علاقے کی فتح پر اس کا جشنِ فتح یا جشنِ آزادی منانا سَلَف میں کسی سے بھی منقول نہیں۔ لہٰذا ثواب سمجھ کر اس کو منانا اور اس میں حصہ لینا دین میں نیا کام اور بدعت ہے ,جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ ؛ فإنّ كلَّ بدعة ضلالة)) (ابو داؤد، الترمذی)

اگر بالفرض یہ بات قبول بھی کر لی جائے کہ یہ بدعت نہیں تو پھر بھی ایک معصیت تو ہے ہی۔ بدعت خاص ہوتی ہے جبکہ معصیت عام۔ جشنِ آزادی اور یومِ دفاع وغیرہ منانا گناہِ کبیرہ اور شریعت سے روگردانی ہے، کیوں کہ اس میں کفار سے مشابہت اور موالات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من تشبه بقوم فهو منهم)) (ابوداؤد)

"جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ ان ہی میں سے شمار ہوگا۔"

بعض علماء نے اس کو مطلق بدعت قرار دیا ہے:

بعض علماء نے اسے مطلقاً بدعت قرار دیا ہے، جیسا کہ شیخ عبداللہ بن عبدالعزیز فرماتے ہیں:

من الأمور التي تشبه المسلمون فيها بالكفار في هذا الوقت، وضعهم بعض الأعياد والاحتفالات المحدثة، والتي تكون معرضة للمحو والتغيير في كل فترة، لأنها من وضع البشر، وليست تشريعاً من الله، وحسب ما تراه الدول وحكامها.

فتتخذ بعض الحكومات يوماً معيناً تجعله عيداً بمناسبة ثورتها أو استقلالها، وبعد أن يتغير الحكم والحكومة بسبب ثورة أخرى يجعل العيد والاحتفال في تاريخ الثورة الجديدة، ويترك الاحتفال بالثورة الأولى، فهذه الأعياد حسب رغبة من يضعها، إن شاء استمرت، وإن شاء عطلت، وكفى بذلك مهزلة.!!!

وأفقدوا الأعياد قيمتها عند الناس، بأن جعلوا لكل شيء عيداً وما المانع إذا كان إحداث العيد متوقفاً على رغبة فئة من الناس. وهذه الأعياد والاحتفالات تختلف من دولة لأخرى، فلكل بلد مجموعة من الأعياد تختص بها، منها ما يكون رسمياً فتعطل فيه الدوائر الحكومية والمدارس، ومنها ما يختص بفئة دون فئة كعيد الأم، وعيد العمال مثلاً، ومنها ما هو شكلي كعيد الشجرة،.......وهكذا.

وبعض الدول تجعل لهذه المناسبات نشرة خاصة يعرفها الناس كلهم ويتمشون عليها.

وأكثر البلدان الإسلامية في الوقت الحاضر تجد لها على الأقل عشرة أعياد سنوية فأكثر، مع أن أعياد المسلمين كما هو معروف عيدان فقط: عيد الفطر، وعيد الأضحى، ويضاف إليهما عيد الأسبوع وهو يوم الجمعة. فمن شرع الباقي؟!. {أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ}

والعيد الذي تكاد تتفق فيه كثير من البلدان في جميع أنحاء العالم هو العيد الوطني ، أو عيد الاستقلال، أو عيد الجلوس، ونحو ذلك. ويقام في اليوم الذي يوافق بداية الحكم في كل دولة، أو بداية استقلال الدولة عن حكم المستعمرين.

ولا شك أن اتخاذ مثل هذه الأعياد والاحتفالات بدعة في نفسه، ومحرم، وشرع دين لم يأذن به الله۔ (يُراجع: فتاوى ورسائل الشيخ محمد بن إبراهيم آل الشيخ (3/107 121)

(البدع الحولية)

یعنی ان چیزوں میں سے جن میں مسلمان کفار سے مشابہت رکھتے ہیں، وہ نئی نئی عیدیں اور جشن ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں، حکومتوں اور ان کے حکام کی خواہشات کے مطابق۔

کبھی کوئی حکومت اپنے انقلاب کی مناسبت سے کوئی دن جشن کا متعین کر لیتی ہے، لیکن پھر جب کسی اور انقلاب کی صورت میں کوئی اور حکومت بر سرِ اقتدار آتی ہے تو وہ اپنے لیے کوئی اور دن جشن کے لیے متعین کر لیتی ہے۔ یہ مضحکہ خیز عیدیں ان کی اپنی رغبتوں کے مطابق ہیں، چاہیں تو برقرار رکھیں اور چاہیں تو معطل کر دیں۔ اس کی وجہ سے لوگوں کے ذہنوں سے اصل عید کی اہمیت ہی ختم ہو گئی ہے۔

اس طرح کی عیدیں ہر حکومت اور ہر ملک کی اپنی ہوتی ہیں۔ ہر ملک کی سال میں کئی عیدیں ہوتی ہیں جو انہوں نے اپنی طرف سے خاص کی ہوئی ہوتی ہیں۔ پھر ان میں سرکاری و نجی اور تعلیمی اداروں وغیرہ کی بھی چھٹی ہوتی ہے۔

ان میں بعض عیدیں کچھ افراد کے ساتھ خاص ہوتی ہیں، جیسے مزدوروں کا دن، ماؤں کا دن، بچوں کا دن وغیرہ۔ حکومتیں ان خاص دنوں کے لیے خصوصی پروگرام نشر کرتی ہیں، جن کے مطابق لوگ اپنے دن گزارتے ہیں۔

مسلمانوں کی معروف عیدیں اگرچہ دو ہی ہیں لیکن اکثر اسلامی ممالک میں بھی سالانہ کم و بیش دس، بارہ عیدیں خاص ہیں۔ {أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ}

وہ عید جس میں دنیا کے اکثر ممالک متفق ہیں عیدِ وطن یا عیدِ آزادی ہے جو کہ ہر ملک میں مختلف نام سے موسوم ہے۔ (جیسا کہ پاکستان میں "جشنِ آزادی" کے نام سے مشہور ہے۔)

یہ عیدیں اور جشن حقیقت میں بدعت اور حرام ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل کی شریعت میں اس کا کوئی جواز نہیں۔

اس کا تعلق امورِ انتظامیہ سے نہیں ہے:

یہ بات بھی قابلِ قبول ہے کہ بعض امور انتظام سے تعلق رکھتے ہیں، جس میں انسان کو فیصلے کا اختیار ہوتا ہے، لیکن یہ اختیار شریعت کے دائرے کے اندر محدود ہوتا ہے۔ انسان اپنے کاموں کا نظام بنانے میں وہ طریقہ اختیار کرسکتا ہے جو شریعت سے متضاد نہ ہو۔ جشنِ آزادی اور اسی طرح دوسرے ناموں سے مختلف دنوں میں مسلمانوں کے لیے خوشی منانا اُس وقت جائز ہوتا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ کسی اور دن کو خوشی اور جشن کا دن منانے پر پابندی عائد نہ کی ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے "نوروز" اور "مہرجان" کے جشن پر پابندی عائد کرکے فرمایا:

((ان اللہ قد ابدلکم بھما خیرا منھما یوم الاضحي و یوم الفطر)) ابي داؤد و احمد والنسائي والحاکم)

لٰہذا اس معاملے میں انسان کا اختیار محدود ہے اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ عیدین کے علاوہ کسی بھی نام سے سال میں کوئی دن اپنے لیے خوشی اور جشن منانے کے لیے مقرر کرے۔

قومی دن کے نام پر جشنِ آزادی منانا بھی جائز نہیں:

یہ بات اوپر دلائل کے ساتھ بیان کی گئی کہ مسلمانوں کے لیے دو عیدوں کے علاوہ کسی دن کو خوشی اور جشن کے لیے خاص کرنا جائز نہیں۔ اب یہاں یہ بات بیان کرنا مقصود ہے کہ 14 اگست کے دن جشنِ آزادی منانا اور اسے قومی دن کا نام دینے کا کیا حکم ہے۔

اگر تو اس میں "قوم" سے مراد مسلمان قوم ہے تو یہ بات اوپر بیان کی جاچکی ہے کہ مسلمانوں کے لیے عیدین کے علاوہ کوئی اور دن منانا جائز نہیں۔ پھر اس پر دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ امتِ مسلمہ اور مسلمانوں کے لیے حقیقتاً کوئی خوشی کا دن ہے تو چاہیے تو یہ تھا کہ پوری دنیا کے مسلمان اس پر خوشی کا اظہار کرتے اور اس جشن میں شامل ہوتے، لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض اسلامی کہلائے جانے والے ممالک تو اس جشن کے سخت مخالف ہیں۔

اور اگر اس سے مراد صرف پاکستانی قوم ہے تو پھر یہ ایک لمحہ فکریہ ہے، کیوں کہ پاکستان میں رہنے والوں کو پاکستانی قوم کا خطاب دینا خود شریعت کی نظر میں ایک قبیح اور ناجائز عمل ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو ایک امت فرمایا ہے:

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً (المؤمنون:۵۲)

"تم لوگ حقیقت میں ایک امت ہو۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ كَمَثَلِ جَسَدٍ وَاحِدٍ؛ اشْتَكَى بَعْضُهُ تَدَاعَى كُلُّهُ بِالسَّهَرِ وَالْوَجَعِ))

"تمام مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی مانند ہے۔ اس کا ایک حصہ درد میں ہو تو پورا جسم بے خوابی اور تکلیف میں ہوتا ہے۔"

مسلمانوں کے علاوہ تمام کفار مسلمانوں سے ایک علیحدہ ملت اور قوم ہیں، جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ (الانفال:۷۳)

"اور کفار ایک دوسرے کے دوست ہیں۔"

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اَلْكُفْرُ كُلُّهُمْ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ، لَا نَرِثُهُمْ وَلَا يَرِثُونَا)) (الآثار لابی یوسف)

"کفار سب کے سب ایک ملت ہیں، نہ ہم ان کے وارث بنتے ہیں اور نہ ہی وہ ہمارے۔"

"پاکستانی قوم" کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمان امتِ مسلمہ سے علیحدہ ایک قوم ہیں۔اس طرح تو پھر سعودیہ، مصر، لیبیا، فلسطین، انڈونیشیا، ملائشیا اور ہر ملک میں بسنے والے مسلمان الگ الگ قومیں ہو گئے، اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق ایک جسم کی مانند نہ ہوئے۔

پاکستان میں بسنے والے تمام لوگوں کو ایک قوم قرار دینا رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی مخالفت ہے۔ کیوں کہ پاکستان میں مسلمانوں کے علاوہ ہر قسم کے کفار، جیسا کہ عیسائی، یہود، ہندو، سکھ، مجوس، دہریے اور مرتدین وغیرہ بھی بستے ہیں۔ان سب کو ایک قوم قرار دینا شریعتِ محمدی ﷺ کی واضح مخالفت اور گمراہ کن عقیدہ ہے۔یہ ایک بڑا مغالطہ اور بدعی نظریہ ہے، جس کی بنیاد نیشنل ازم یعنی قوم پرستی کے عقیدے پر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے قوم پرستی کی طرف دعوت دینے کو جاہلیت کی دعوت اور جاہلیت کا نعرہ فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ ایک بدبودار بات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی شخص پر اتنے غصے کا اظہار نہیں فرمایا جتنا کہ قوم پرستوں پر فرمایا، چناں چہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص قوم پرستی کی بات کرے تو اسے باپ کی گالی دو۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے قوم پرست شخص کو جہنمی فرمایا ہے:

((ومن ادعى دعوى الجاهلية فإنه من جثاء جهنم)) قالوا يا رسول الله وإن صام وصلى قال ((وإن صام وصلى فادعوا بدعوى الله الذى سماكم المسليمن المؤمنين عباد الله)) (الترمذی)

"جو شخص جاہلیت (قوم پرستی) کی بات کرے تو وہ یقینا جہنم کا انگارا ہے۔ صحابہ نے دریافت کیا: اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔اے اللہ کے بندو! اس اللہ کی بات کرو جس نے تمھارا نام مؤمن مسلمان رکھا۔"

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا کہ قوم پرست انسان ہم میں سے نہیں:

((ليس منا من دعا بدعاء الجاهلية)) (النسائی)

"قوم پرستی کی بات کرنے والا ہم میں سے نہیں۔"

لہٰذا "پاکستانی قوم "کے نام پر قوم پرستی کو فروغ دینا گناہِ کبیرہ اور حرام ہے۔ اس کی بنیاد پر کسی دن کو جشن کے لیے خاص کرنا شریعت کی رو سے ایک ناجائز اور قبیح عمل ہے۔

اسلامی دنیا میں قوم پرستی کا عقیدہ مغرب سے برآمد شدہ ہے:

ملکوں کی بنیاد پر قوم کا خطاب دینا مغرب سے برآمد شدہ غیر شرعی نظریہ ہے۔ یہ ایک ایسا نظریہ ہے جس کی بنیاد پر یہود نے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ پوری دنیا کو ٹکڑوں میں بانٹ کر رکھ دیا ہے۔ قوم پرستی کی بنیاد پر یورپی عیسائیوں کے مابین سینکڑوں جنگیں ہوئیں، جس کی بنا پر آج آپ کے سامنے یورپ چھوٹے چھوٹے ممالک میں تقسیم ہے۔

یہود نے یہی کھیل خلافتِ عثمانیہ کو گرا کر امتِ مسلمہ کے ساتھ کھیلا اور امتِ مسلمہ کو مختلف ملکوں میں بانٹ دیا۔ ہمارے سادہ لوح مسلمان اس نظریے کو لے کر ہر سال امتِ مسلمہ کے ٹوٹے ٹوٹے ہونے کی خوشیاں مناتے ہیں۔ ہر ملک نے سال میں ایک دن اپنی برائے نام آزادی کا مقرر کیا ہوا ہے جس دن وہ جشنِ آزادی کے نام پر خوشی مناتا ہے۔

یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی بچے کو کسی قیمتی ہیرے کے بدل میں ایک لولی پاپ دے دی جائے تو وہ اس پر بہت خوش ہوتا ہے کہ مجھے بہت قیمتی چیز حاصل ہو گئی، لیکن حقیقت میں اسے اپنے فائدے اور نقصان کا علم نہیں ہوتا۔

خلاصۂ کلام:

مسلمانوں کا کفار کی عیدیں اور عید میلاد النبی منانا اور اس میں شرکت کرنا، سال گرہیں منانا، علماء و حکام کی برسیاں منانا، نئے ہجری یا شمسی سال کی خوشیاں منانا، اسی طرح دیگر عیدیں اور جشن جیسے جشنِ آزادی، یومِ دفاع و یومِ تکبیر وغیرہ منانا، یہ سب کفار سے تشبہ ہے جو کہ شریعتِ مطہرہ میں ممنوع و حرام ہونے کے ساتھ ساتھ اگر ثواب سمجھ کر کیا جائے تو بدعت بھی ہے، جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

آخر میں اللہ تعالی سے دعاء کے طلب گار ہیں:

اللهم اجعل خير أعمالنا آخرها، خير أيامنا يوم لقاك، ووفقنا لما يحبه وترضاه، وارزقنا السداد والرشاد، وأسبغ علينا نعمك الظاهرة والباطنة، واجعل عملنا خالصاً لوجهك الكريم، وارزقنا اللهم الفقه في الدين وعلمنا ما جهلنا، وانفعنا بما علمتنا، إنك ولي ذلك والقادر عليه، وصل اللهم وبارك على عبدك ورسولك نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، والحمد لله رب العلمين.

واخر دعوانا الحمد لله رب العالمین